THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the February 18, 2025
(346th Session)
Volume II, No.04
(Nos.01-05)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume II SP.II (04)/2025
No.04 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateha 2
3. Explanation of the Chairman with reference to ruling of the Chair regarding agenda item No.22 for Senate session on 17.02.2025 2
   - Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition) 3
   - Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice) 4
4. Questions and Answers 5
   - UN-STARRED QUESTION AND ITS REPLY 35
5. Leave of Absence 42
6. Ruling of the Chair pertaining to suspension of Senators for the current session 43

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Tuesday, the February 18, 2025

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at forty minutes past eleven in the morning with Mr. Acting Chairman (Senator Syedaal Khan) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ
النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ
﴿۱۰۳﴾ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

ترجمہ: اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ اور اللہ کی اُس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اُس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اُس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور

برے کاموں سے منع کرے۔ یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔

سورۃ آل عمران آیات (۱۰۳تا۱۰۴)

Fateha

سینیٹر خلیل طاہر: ڈاکٹر آکاش انصاری کی poetry جنرل ضیاء اور جنرل مشرف کے خلاف بہت مشہور ہے اور کل اس کا بہیمانہ قتل ہوا ہے۔ اُن کے لیے اگر ایوان میں دعا پڑھ لیں تو مہربانی ہو گی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی دعا کر لیں۔

(اس موقع پر ایوان میں مرحوم کے لیے دعا کی گئی)

Explanation of the Chairman with reference to ruling of the Chair regarding agenda item No.22 for Senate session on 17.02.2025

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سے پہلے کہ میں اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کروں، میں ruling of the Chair کی طرف سے ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کل کے اجلاس میں میری طرف سے ادا کیے گئے کچھ الفاظ کی غلط تشریح کی گئی اور میرا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا نہیں تھا بلکہ اشاروں سے یہ کہنے کی کوشش تھی کہ گاڑی کے ہارن کی طرح اونچا بول کر ایوان کی کارروائی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جارہی تھی۔ میں ایک دفعہ پھر اس بات کی وضاحت کر دوں کہ کل میرا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا نہیں تھا لیکن پھر بھی میں secretariat کو ہدایت کرتا ہوں کہ ان تمام الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جائے۔

ساتھ ساتھ میں یہ بھی واضح کر دوں کہ شور و غل اور آواز کو بلند کرکے ایوان کے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور یہ سلسلہ کافی عرصے سے جاری ہے۔ جب بھی ایوان میں کسی سنجیدہ مسئلے پر بات ہو یا کارروائی کی جارہی ہو تو opposition کے کچھ ممبران تمام پارلیمانی روایات کو بالائے طاق رکھ کر اس ایوان کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ Chair کو غیر مودبانہ انداز میں مخاطب کرکے اس کے اختیار کو challenge کرنا اور ایوان کی کارروائی میں مخل ہونا ان کا وتیرہ بن چکا ہے۔ کل کی کارروائی میں بھی opposition کے تین ممبران نے نہ صرف نامناسب الفاظ

استعمال کیے بلکہ اُن کا طرز کسی بھی طرح ممبران پارلیمان کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا۔ اس سلسلے میں Rule 13, 245 and 246 کے تحت کارروائی جس میں اراکین کا انخلا اور رکن کی معطلی شامل ہے، اس کارروائی کا اختیار مجھے حاصل ہے لیکن میں ان اختیارات کو استعمال نہ کرتے ہوئے اس امید کے ساتھ آگے بڑھتا رہوں گا کہ Leader of the House and Leader of the Opposition اس House کا تقدس اور حرمت کو برقرار رکھتے ہوئے میری مدد اور راہنمائی فرمائیں گے اور مل بیٹھ کر ان تمام مسائل کا حل نکالا جائے گا۔ اس لیے ضروری ہے کہ ایسے ممبران جو بارہا دفعہ ایوان کے ماحول کو خراب کرتے ہیں، ان سے بازپرس کی جائے گی اور ایوان کو یقین دہانی کرائی جائے گی کہ مستقبل میں ایسے واقعات نہیں ہوں گے۔

میں نے کل بھی ruling دی اور آج میں دوبارہ اس کا اعادہ کرتا ہوں کہ کل کے agenda میں item No.22 پر حکومت نے اعتراض اُٹھایا ہے کہ یہ آئین کے Article 74 سے متصادم ہے۔ ایسے حالات میں جب تک یہ آئینی مسئلہ حل نہ ہو جائے، میں اس Bill کو defer کرتا ہوں اور واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اس پر voting نہیں کی جا سکتی اور اسی وجہ سے گنتی کا result announce نہیں کیا گیا۔ جی شبلی فراز صاحب۔

<u>Senator Syed Shibli Faraz (Leader of the Opposition)</u>

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب! کل جو ہوا کہ جب ایک bill آتا ہے، وہ standing committee میں discuss ہوتا ہے پھر اس کو ایوان میں lay کیا جاتا ہے اور اس کو ایوان میں present کیا جاتا ہے۔ اس پر voting ہوتی ہے اور اس voting کا result جو Rule 238, Rules of Procedure and Conduct of Business کے تحت ہے۔ Voice vote, initially the Chairman puts the question to the Senate and Members respond verbally "Yes" or "No" the Chairman then announces the result based on audible responses" آپ جو ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔ Divisions, if a member challenges the جوکہ ہم نے کیا، Chairman's assessment from the voice vote a division is

called, Members are physically divided into two groups to cast their and sir vote counted accordingly, ٹھیک ہے جی۔

جناب! اب یہ سب کچھ ہو گیا اور جب دیکھا گیا کہ یہ results حکومت کے لیے favourable نہیں ہیں تو پتا نہیں کہ کیا problem ہے کہ آپ وہی نتائج accept کریں گے جو کہ آپ کو قبول ہوں۔ آپ کا role بحیثیت ڈپٹی چیئرمین، پریذائیڈنگ آفیسر اور whatever it is, ان کا کام ہوتا ہے کہ وہ ایوان کو moderate کرتے ہیں لیکن وہ پارٹی نہیں بنتا۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ آپ پارٹی بن جاتے ہیں اور اسی وجہ سے یہ سارا کچھ ہوا اور جس میں آپ کا جو رویہ تھا۔ ہم Opposition ہیں، ہم احتجاج بھی کریں گے اور ہم disagree بھی کریں گے۔ ہم یہاں پر آپ کے لیے کوئی پھولوں کے ہار نہیں لائیں گے، ہمارے ممبران کو تقریر کرنے کی اجازت، آپ نے جن Rules کا ذکر کیا کہ آپ rules کے مطابق ایوان چلائیں گے۔ آپ نے کل honourable Members کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا، آپ نے جس میں یہ تشبیہہ دی کہ ہم بھونک رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: نہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ اس کی کوئی بھی تشریح کر لیں، ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ Senators سے معافی مانگیں اور آپ استعفیٰ دیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ vote count announce کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

<u>Senator Azam Nazeer Tarar (Minister for Law and Justice)</u>

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ (وزیر برائے قانون): مجھے بڑی حیرت ہوئی ہے کہ اگر آپ خود کو تشبیہہ دینا چاہیں تو کوئی روک نہیں سکتا کیونکہ یہ آپ کا اپنا right ہے۔ میرے خیال میں جس حد تک Chair tolerance کا مظاہرہ کر رہی ہے آپ ادھر مخاطب ہوں نا، جی ہم سارے ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ آپ نے بڑے ظرف کا مظاہرہ کرتے ہوئے، آج اچھی طرح سارے معاملے کو explain کر دیا اور ہم سب عوام کو جواب دہ ہیں۔ ابھی question hour ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ Question Hour کے دوران یہ نہیں ہونا چاہیے۔

(اس موقع پر ایوان میں Opposition نے Chair کے سامنے احتجاج شروع کر دیا)

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: کاش! آپ نے یہ عزت دی ہوتی تو آج آپ کو یہاں پر کھڑا نہ ہونا پڑتا۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ Question Hour شروع کیا جائے جو کہ ایوان کا طریقہ کار ہے۔ عوامی مسائل کے حل کے لیے لوگ آپ کی طرف دیکھتے ہیں کہ آپ نے معاملات کو کس طرح سے آگے چلانا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: میری یہ استدعا ہو گی کہ ایوان کی کارروائی کو آگے چلایا جائے اور Question Hour شروع کیا جائے۔ آپ نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑے احسن طریقے سے کارروائی کو ہمیشہ چلایا ہے اور Opposition کو پورا موقع دیا ہے کہ وہ اپنی بات کرنے کے لیے اپنے benches پر کھڑے ہو کر بات کر سکیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے کل کے اجلاس کے بارے میں جو ruling کل دی تھی اور میں نے آج بھی آپ لوگوں کے سامنے اسی ruling کو وضاحت سے بیان کیا کہ Rule of Law اور قانون کے ذریعے ایوان چلے گا۔ اس سے ذرا برابر بھی نرمی نہیں کی جائے گی کیونکہ اسی آئین نے اسی قانون نے، اسی rule نے ہاؤس آف فیڈریشن کی شکل میں ہمیں متحد رکھا ہوا ہے۔ میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ ruling دی تھی اور میں نے دوبارہ ruling دی ہے کہ جو کام rule of law اور آئین کے خلاف ہو گا اس کو میں قطعاً آگے نہیں بڑھا سکتا۔

(مداخلت)

Questions and Answers

جناب قائم مقام چیئرمین: میں نے already ruling اور وضاحت دی ہوئی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ اس پر بات نہیں ہو سکتی ہے۔ آرڈر نمبر ۲، وقفہ سوالات کے حوالے سے ہے۔ اب ہم وقفہ سوالات لیتے ہیں۔ سوال نمبر۔ ۵۸ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔

(Def.) *Question No. 58 **Senator Qurat-ul-Ain Marri**: Will the Minister for Railways be pleased to state:

(a) whether it is a fact that luggage vans have been outsourced by Pakistan Railways during the last three

years, if so, details of outsourcing arrangement and stakeholders involved;

(b) comparative statement of total revenue generated through luggage vans operated directly by Pakistan Railways and outsourced parties during the last three years with year wise breakup; and

(c) whether there is any proposal to outsource additional services of Pakistan Railways to improve operational efficiency and earnings, if so, the details thereof?

Minister for Railways: (a) Yes, it is fact that luggage vans have been outsourced by Pakistan Railways during the last three years.

Details of outsourcing arrangement are as follows:

1. The bids for outsourcing of luggage/brake vans are initiated through the process of open tendering which are advertised.
2. The contracts for outsourcing are awarded to the parties after due process in line with extant rules.
3. The benchmark for the bid is set keeping in view the previous year's earning of luggage/brake vans.
4. Advance amount to the tune of 15 % is deposited by the successful bidders in advance and balance amount in 10 equal instalments on monthly basis.
5. The contracts are valid for two years and further extendable for another year with mutual consent of both parties and subject to satisfactory performance of the contractor.

Following are the stakeholders involved:

1. Pakistan Railways.

2. Private contractors to whom luggage / brake vans are outsourced.

(b) The total revenue generated through brake vans and luggage vans, operated directly by Pakistan Railways and by outsourced parties during the last three years, is as follow:

(Rs in Million)

Years	PR operated Luggage/ brake Vans	Outsourced Luggage/ Brake vans	Total
2021-2022	265.998	570.249	836.247
2022-2023	444.583	739.630	1184.213
2023-2024	458.410	1480.805	1939.215

(c) Yes, Pakistan Railways intends to outsource the following additional services to improve the service delivery:

- Janitorial services.
- Dining cars.
- Catering services.
- Commercial Management of passenger trains.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر قراۃالعین مری: آپ کا شکریہ، جناب چیئرمین! میرا منسٹر صاحب سے صرف ایک ضمنی سوال ہے کہ جو یہ outsourcing کر رہے ہیں، کیا railways کے employees اس مد میں ابھی تک employee ہیں؟ اور اس سے exchequer کو کیا نقصان ہو رہا ہے؟ Do we have a Minister?

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وزارت ریلویز کا چارج وزیر اعظم صاحب کے پاس ہے اور میں ان کے behalf پر سوال کا جواب دوں گا۔ جیسا کہ comparative statement میں بھی دے

دیا گیا ہے کہ ریلویز کے بزنس کو بہتر طریقے سے چلانے کے لیے luggage vans ہیں ان کو outsource کیا گیا، اگر آپ table میں ملاحظہ فرمائیں تو اس سے بہت زیادہ بہتر نتائج سامنے آئے ہیں جو 2021-2022 میں پاکستان ریلویز نے اپنی self-operated van سے 265.998 یعنی 266 million کا منافع کمایا، جب کہ outsourced luggage vans میں 570 million منافع کمایا اور پھر یہ بڑھتا گیا اور 2023-2024 میں 458 versus 1480 مقصد یہی تھا کہ joint venture کے ذریعے private sector کو on board کرکے، بہتر governance کرکے ہم اپنے resources کو maximum utilize کریں اور اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ اس کا سالانہ بھرپور audit ہوتا ہے اور اسی mechanism کے تحت چلتا ہے۔ یہ account for ہوتا ہے اور پاکستان ریلویز کے لیے beneficial ہے۔۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔ جی سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ۔

سینیٹر قراۃالعین مری: جی، منسٹر صاحب! میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں my question was not this. My question was کہ کیا آپ نے ریلویز میں employees ابھی تک retain کئے ہوئے ہیں؟ Obliviously ان کو آپ اس مد میں تو نہیں دکھائیں گے، loss and salaries کسی اور مد میں جاتی ہے۔

So what is the number of employees you have retained for these services, which you have now outsourced and what is burden of that on the exchequer?

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: اگر آپ exact details چاہیں گی تو دے دی جائیں گی بلکہ ان کے officials بیٹھے ہوئے ہیں وہ آپ کو provide کر دیں گے۔ لیکن جو mechanism ہے اس کے تحت کچھ compulsory jobs ہیں جیسے train operation, engine operations, maintenance stations کے اوپر جو management ہوتی

ہے وہ ساری پاکستان ریلویز ہی کرتا ہے اور جو operators ہیں، کچھ staff ان کا آتا ہے، ظاہر ہے جو staff وہ لے کر آتے ہیں، ان کی payments وہ کرتے ہیں۔ کچھ mechanisms یہ بھی ہیں کہ جب ایک ٹرین outsourced ہے، اس ٹرین کی حد تک جو services ہیں وہ ان amounts میں سے deduct ہوتی ہیں، یہ مختلف models ہیں لیکن اگر آپ exact details چاہیں گی. I will provide to you.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین صاحب! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ پاکستان ریلویز ایک بہت اہم قومی ادارہ ہے اور ہماری public transport کا زیادہ تر انحصار پاکستان ریلویز پر ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر صاحب! تھوڑا اونچا بولیں، انہوں نے پھر وہی کام شروع کر دیا ہے۔

سینیٹر شہادت اعوان: میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ luggage vans کو تو آپ نے outsource کر دیا ہے، میں کہتا ہوں کہ railway tracks آئے دن خراب اس وجہ سے ہو رہے ہیں کہ ہمارے پاس چونکہ bay bridges نہیں ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! کیا منسٹر صاحب یہ بتائیں گے کہ جو آپ نے luggage vans کا system private parties کو دے دیا ہے تو پچاس ٹن کی جگہ اگر آپ پچھتر ٹن وزن ڈالتے ہیں تو کیا اس کی وجہ سے ہماری پٹری کی لائنیں خراب نہیں ہو رہی ہیں؟

جناب چیئرمین صاحب! میرا کہنا یہ ہو گا کہ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ نے بہت اہم issue highlight کیا ہے، اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے۔ سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب! کمیٹی میں بھیج دیں بات ختم۔ سینیٹر قراۃ العین مری صاحبہ! آپ بھی بولیں کہ کمیٹی میں refer کر دیں۔

Mr. Acting Chairman: Order in the House, please. Yes.

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین صاحب! اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے اس میں بہت issues ہیں۔ ہم دونوں کا کہنا ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ویسے تو جواب آگیا ہے لیکن اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں، آپ کا اختیار ہے بھیج دیں۔ میں اپنے بھائیوں سے عرض کروں گا کہ تھوڑا rest کر لیں، زیادہ واؤ، واؤ کرنے سے کام خراب ہو جاتا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: گزارش یہ ہے کہ میں نے کل والی چیزوں کی وضاحت کر دی مگر آپ وہی کام کر رہے ہیں۔ میڈیا بھی دیکھ رہا ہے اور پاکستانی عوام بھی دیکھ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی، کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: یہ سوال کمیٹی کو refer کرتا ہوں۔ سوال نمبر ۲۳، سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔

*Question No. 23 **Senator Hidayatullah Khan**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the details of the steps taken by CDA to ensure price, quality and measurements of stuff sold at G-6 and H-9 stalls Sunday Bazaars in Islamabad indicating fine imposed on violations and income generated against rent of said stalls over last one year?

Syed Mohsin Raza Naqvi: It is submitted that teams consisting of Inspectors & Supervisors are deployed in each Bazaar to monitor and control the prices and quality of items being sold in these Bazaars. The complaint registers have been placed in the administrative office established in the premises of each Bazaar. The consumers registered their complaints / suggestion, if any in the said complaint register. On receipt of complaint action is taken in the presence of the complainant keeping in view the complaint then and there.

2. Revenue collected from weekly Bazaar G-6 and H-9 is as under: -

Sr. No.	Bazaar	Conservancy Charges	Compound Charges
1.	G-6	73,00,515	5,01,100
2.	H-9	5,50,07,211	16,18,600

3. In addition to above, the concerned Assistant Commissioner, ICT and Area Magistrate also visit the site on Bazaar Day. In case of any violation from the stallholder on price, quality and measurement etc. they not only arrest them but also impose fine upon the defaulters.

سینیٹر ہدایت اللہ خان: السلام و علیکم، جناب چیئرمین صاحب! میں نے سوال کیا تھا کہ کیا وزیر برائے داخلہ وانسداد منشیات بیان فرمائیں گے کہ اسلام آباد میں G-6 اور H-9 مین منعقدہ اتوار بازاروں کے اسٹالز پر فروخت ہونے والی اشیاء کی قیمت، معیار اور درست پیمائش کیا ہے؟ جناب والا! انہوں نے جواب دیا ہے لیکن اس میں یہ نہیں لکھا کہ۔۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب۔ آپ بات کریں۔ آپ شروع کریں۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: رجسٹر وہاں آفس میں رکھا ہے تو آفس میں نظر ہی نہیں آتا تو پھر رجسٹر کہاں رکھا ہوا ہے۔ میرا یہ سوال ہے میں اس کا جواب مانگتا ہوں۔ اگر انہوں نے رجسٹر رکھا ہے تو کہاں رکھا ہوا ہے۔ آفس ہی نہیں کھلتا وہ بند ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، سینیٹر اعظم نذیر تارڑ صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جیسے کہ جواب میں درج کیا گیا ہے، ایک رجسٹر شکایت بازار کے organizers کے counter پر موقع پر موجود ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو علاقہ مجسٹریٹ ہیں۔ میں گزارش کروں گا کہ کچھ حد ادب ہے، اس کی تھوڑی احتیاط کی جائے۔ یہی ہے کہ آپ پھر کرسیاں اٹھا کر پھینک دیں۔ یہ غیر مناسب ہے۔ اس حد تک نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ علاقے کے Assistant Commissioner اور علاقہ مجسٹریٹ جو price control deal کرتے

ہیں وہ خود بھی معائنہ کرتے ہیں۔ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے standard کے اوپر اور قیمت کے اوپر اگر کوئی کمی بیشی ہے تو قانون کے مطابق جرمانے بھی ہوتے ہیں اور اگر کوئی سنگین قسم کی خلاف ورزیاں ہوں تو کچھ ایسے offences ہیں جن کے summary trials ہونے کے بعد سزائیں بھی دی جاتی ہیں اور یہ وہ پورا mechanism ہے جو کہ ICT انتظامیہ چلاتی ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی شہادت اعوان صاحب۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ substandard or injurious to health کوئی چیز وہاں پر بیچی جاتی ہے تو وہ باقاعدہ ایک جرم کے زمرے میں آتی ہے، تو کیا پچھلے تین سالوں میں کوئی ایک گرفتاری بھی ہوئی ہے، کوئی ایک آدمی بھی custody میں لیا گیا ہے، کسی ایک آدمی کو کسی قسم کی کوئی conviction ہوئی ہے یا مجسٹریٹ صاحب نے اس کے خلاف کوئی summary trial کیا ہے یا نہیں کیا ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب جیسا کہ میں نے عرض کیا کہ ابھی briefing میں بھی انہوں نے بتایا کہ وہ بالکل کرتے ہیں، شہادت اعوان صاحب نے توجہ مبذول کروائی ہے تو میں انہیں پچھلے تین سالوں کے exact number provide کر دوں گا۔ زیادہ مناسب ہو گا کہ اگر یہ سوال داخل کر دیں تو exact number بھی آ جائے گا۔ بالکل جب قانون کی صریحاً خلاف ورزی ہو اور وہ قابل دست اندازی ہو تو بالکل ان کے اوپر قانونی کارروائی بھی ہوتی ہے اور سزائیں بھی ہوتی ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ہدایت اللہ صاحب۔

سینیٹر ہدایت اللہ خان: جناب جیسا کہ شہادت اعوان صاحب نے فرمایا کہ یہ بتائیں کہ کیا ابھی تک کوئی گرفتاری ہوئی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ہمارا وہاں پر دفتر ہے لیکن میرے خیال میں وہ دفتر تو بند رہتا ہے۔ ہم نے وہاں کئی مرتبہ چکر لگائے ہیں، وہاں پر کوئی کتاب یا رجسٹر وغیرہ نظر نہیں آتی ہے تو کون شکایت درج کرے گا یہ مجھے بتایا جائے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ وہاں پر بالکل شکایت رجسٹر موجود ہے، وہاں کے organizers جو کہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب کے نمائندے ہوتے ہیں وہ بھی وہاں پر موجود ہوتے ہیں۔ انہیں اگر کوئی مزید شکایت ہو تو جو متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر ہیں ان کے دفتر میں ان سے ملاقات کی جا سکتی ہے اور یہ تمام معاملات ان کے نوٹس میں لائے جائیں۔ جس طرح آج یہ سوال یہاں پر اٹھایا گیا ہے جس کا میں جواب دے رہا ہوں، یہ already ان کے نوٹس میں ہے۔ اگر مزید کوئی ایسی چیز ہے تو وہ سینیٹر صاحب یا کوئی بھی پاکستانی شہری جو یہ سمجھتا ہے کہ اس میں بہتری کے لیے یہ تجاویز ہیں یا ان violations کو روکنا ضروری ہے وہ ان متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر کے نوٹس میں لائیں، ان شاء اللہ اس پر action ہوتا ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب قائم مقام چیئر مین: جی بلال مندوخیل صاحب۔

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ، جناب چیئر مین! سب سے پہلے تو میں اپوزیشن کو مبارک باد دوں گا کہ کل کے مقابلے میں وہ آج 'واہ، واہ' میں کافی improvement لا چکی ہے، مجھے اس بات پر بڑی خوشی ہے کہ یہ 'واہ، واہ' کو بہت improve کر چکے ہیں۔

میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ بچت بازار میں جو دکانوں کے سٹالز لگائے جاتے ہیں اور وہاں پر جو subsidy دی جاتی ہے اس کا کیا mechanism ہے اور وہ اس سٹالز لگانے والوں کو جو subsidy ملتی ہے کیا وہ عوام کو pass-on ہوتی ہے یا نہیں۔ اس بارے میں وزیر صاحب ذرا بتا دیں۔ شکریہ۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئر مین! اس کے مختلف mechanisms ہیں، جو تو special packages ہوتے ہیں، جیسا کہ رمضان کے حوالے سے ہوں یا کوئی اور ہوں، ظاہر ہے اس کی عوام تک پوری transmit ہوتی ہے اور حکومت subsidy کی price, supplier or retailer کو دے دیتی ہے۔ البتہ جو سٹالز بازاروں میں لگتے ہیں وہ negotiated price پر ہوتے ہیں اس وجہ سے انہیں یہ سہولت دی جاتی ہے کہ انہیں سٹال فراہم کیا جاتا ہے، جگہ فراہم کی جاتی ہے، سہولیات فراہم کی جاتی ہیں اور جو stall holder یا دکان دار ہیں انہیں یہ سہولت ہوتی ہے کہ انہیں ایک مخصوص جگہ پر اچھے گاہک ملتے ہیں اور حکومت کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ balance رکھے، جو market price ہے ان سے ذرا کم قیمت پر وہاں

پر چیزیں فروخت ہوں لیکن quality control بھی حکومت کا فریضہ ہے۔ یہ دو مختلف models ہیں جو کہ time to time and event to event change ہوتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ کا سوال نمبر ۲۴۔ موجود نہیں ہیں، ان کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

*Question No. 24 **Senator Samina Mumtaz Zehri**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state the steps taken by the Government towards conflict resolution in Kurram/Parachinar region also indicating number of persons killed and convoys attacked over last two decades in said region?

Syed Mohsin Raza Naqvi: The volatile security situation in Kurram, exploited by militants and sectarian elements, has led to frequent incidents. Recurrent sectarian violence and road closures have caused shortages of fuel, food, and medicine, resulting in a humanitarian crisis. The main road blockade in Kurram reached its 100th day on Monday (13 Jan 2025) with the route being intermittently opened to allow the passage of essential supplies.

On 16 Jan 2025, an aid convoy of 35 vehicles enroute from Thall to Parachinar was attacked near Bagan Bazar in Lower Kurram, damaging 04 vehicles, martyring 02 security personnel and injuring 07 including 03 security personnel. In retaliation, 06 attackers were killed and 10 others were injured.

On 04 Jan 2025, DC Kurram Javedullah Mehsud and his security team were attacked Znear Bagan while negotiating with protestors to open the Thall-Sadda Parachinar Highway. This led to the imposition of Sec 144

and stringent measures by the Grand Jirga to apprehend the perpetrators.

On 01 Jan 2025, a 14-point agreement was signed by Ahle Tashee, Ahle Sunnat tribal elders, and government representatives to ensure peace, open the Thall-Sadda-Parachinar Highway on 04 Jan 2025, and ended the 86-day blockade and prevent any Jang-e-Maghlooba (local term indicating recurring war of attack and revenge).

The KP Government convened the Jirga after the attack on the Ahle Tashee convoy in Ochat, Lower Kurram, which led to 42 fatalities and injured 20, including one police official. In retaliation, armed Ahle Tashee groups with ZB elements attacked Bagan Bazar, setting fire to buildings, killing 37 and injuring several.

No. of Persons Killed and Convoys Attacked (20182025)

a. From 2018-2025, a total of 149 persons have been martyred in the violent clashes.

b. Reported 03 attacks on convoys (dated - 21 Jun 2024, 21 Nov 2024, and 16 Jan 2025) have been carried out by miscreants in Kurram.

Following measures have been taken towards conflict resolution in Kurram:

a. Federal Minister for Interior, during the KP Apex Committee meeting on 20 Dec 2024 emphasized to eradicate bunkers and de-weaponize the area, assuring full cooperation to KP Government to restore law and order in Kurram.

b. On directives of Chief Minister KP, a helicopter delivered essential supplies to Parachinar during the blockade. The Federal Government aimed to establish a

Special Protection Force of 399 ex-servicemen for enhanced security.

c. As directed by the KP Apex Committee, the provincial government plans to construct 48 CPs along the Thall-Sadda- Parachinar Road, manned by a Special Protection Unit of 399 ex-servicemen. Around 273 private bunkers will be demolished in phases, with 08 already removed in Balishkhel and Khar Kili areas.

d. The Grand Jirga mandated strict action against violators and locals aiding miscreants. A permanent ceasefire will be upheld, and all bunkers must be demolished by 01 Feb 2025. Post-demolition hostilities will be deemed terrorism, with both communities required to submit arms ban plan within two weeks.

e. The provincial government, tribal elders, and the Jirga will resolve the land dispute with support from the peace committee, administration, and LEAs. Infrastructure gaps are being addressed with new CPs on the Thall-Sadda-Parachinar Road, and militant bunkers will be demolished by 01 Feb 2025.

f. Regarding the steps taken for the conflict resolution in Kurram/Parachinar, Police and Law Enforcement Agencies have launched joint operation in Baggan and Lower Kurram against militants.

h. Movement of goods/relief convoys to Kurram is operational under the extensive security cover.

i. Elders and leaders of both the sects have been engaged for de-escalation of the situation and a peace accord been signed.

j. Bunkers constructed by both the sects in district Kurram are being destroyed and strict action is being taken against the peace spoilers.

1405 person Killed in last two decades during 42 attacks.

جناب قائم مقام چیئرمین: اگلا سوال نمبر ۲۵، سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ۔

*Question No. 25 **Senator Qurat-ul-Ain Marri**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that implementation of the Day Care Centers Act, 2023 have been initiated, if so, total number of Day care centers established in public and private establishments in ICT since enactment, indicating also the challenges and measures taken or being taken to address such challenges in implementation?

Syed Mohsin Raza Naqvi: The Establishment of Day Care Centers is the responsibility of Federal Government under Section 3 of the Day Care Centers Act, 2023 (Annex-A). The Federal Government may by notification in the Official Gazette make rules for carrying out the purpose of this Act (Section 8 of this Act). The ICTA will help in the implementation of this Act as and when the Federal Government make rules to implement this Act in ICT.

Annex-A

REGISTERED No. M - 302 / L.-7646

The Gazette of Pakistan

EXTRAORDINARY
PUBLISHED BY AUTHORITY

ISLAMABAD, THURSDAY, JUNE 22, 2023

PART I

Acts, Ordinances, President's Orders and Regulations

NATIONAL ASSEMBLY SECRETARIAT

Islamabad, the 16th June, 2023

No.F.23(14)/2019-Legis.—The following Act of *Majlis-e-Shoora* (Parliament) received the assent of the President on the 15th June, 2023 is hereby published for general information:—

ACT NO. XXVIII OF 2023

AN

ACT

to provide for the facility of day care centres in public and private establishments

WHEREAS, it is expedient to provide for the facility of day care centres in public and private establishments and for the purposes connected therewith and ancillary thereto;

It is hereby enacted as follows:—

1. **Short title, extent and commencement.**— (1) This Act shall be called the Day Care Centres Act, 2023.

(2) It extends to the Islamabad Capital Territory.

(3) It shall come into force at once.

(437)

Price: Rs. 5.00

[1188(2023)/Ex. Gaz.].

2. **Definitions.**— In this Act, unless there is anything repugnant in the subject or context,—

(a) "Code" means the Code of Criminal Procedure, 1898 (Act V of 1898);

(b) "day care" means child care during the day when the parents work; and

(c) "establishment" means and includes any public, private, autonomous, semi-autonomous, corporation, body, society under the Societies Registration Act, 1860 (XXI of 1860) any club, any small and medium enterprise, any NGO, etc.

3. **Establishing day care centre.**— (1) The Federal Government shall ensure the establishment of day care centre at all those establishments having at least seventy employees.

(2) All private establishments having at least seventy employees shall ensure the establishment of day care centre at their premises to provide benefit to their employees.

4. **Punishment for non-compliance.**— Whosoever does not comply to the provisions of this Act shall be given one warning in writing and in case of further non-compliance shall be punished with fine which may extend to one hundred thousand rupees. In case of further non-compliance, the person concerned shall be punished with imprisonment for six months.

5. **Cognizance of an offence.**— Notwithstanding anything contained in the Code, an offence punishable under this Act shall be trial under the Code by the magistrate of first class.

6. **Application of the provisions of the Code.**— Any proceedings under this Act shall be carried out in accordance with the relevant provisions of the Code.

7. **Removal of difficulties.**— If any difficulty arises in giving effect to any provision of this Act, the Federal Government may make such order not inconsistent with the provisions of this Act as may appear to be necessary for the purpose of removing such difficulty.

8. **Power to make Rules.**— The Federal Government may, by notification in the official Gazette, make rules for carrying out the purposes of this Act.

TAHIR HUSSAIN,
Secretary.

PRINTED BY THE MANAGER, PRINTING CORPORATION OF PAKISTAN PRESS, ISLAMABAD.
PUBLISHED BY THE DEPUTY CONTROLLER, STATIONERY AND FORMS, UNIVERSITY ROAD, KARACHI.

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر قراۃالعین مری: شکریہ جناب چیئرمین! میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے کہ اس Act کو بنے ہوئے چار سال ہونے والے ہیں۔ 2021 میں یہ Bill pass ہوا تھا۔ اب براہ مہربانی منسٹر صاحب مجھے یہ بتائیں کہ Islamabad Capital Territory میں جو institutions being run by the Federal Government ہیں وہاں Day Care centers establish ہونے میں اور کتنے سال لگیں گے کیونکہ اس سوال کا کوئی بھی تسلی بخش جواب نہیں ملتا ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی وزیر صاحب ذرا مفصل جواب دے دیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جی میں جواب دیتا ہوں۔ میں اپنی بہن کی تھوڑی سی درستی کر دوں کہ یہ Bill 15 June, 2023 کو نافذالعمل ہوا تھا اور اسے نافذالعمل ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ اب جو بھی نیا قانون آتا ہے تو اس کے لیے پورا ایک نیا سسٹم کھڑا کرنا پڑتا ہے اور اسی وجہ سے private member Bill پر ہم کوشش کرتے ہیں اس کے لیے تھوڑا time لیا جائے، سوچ سمجھ کر وہ چیزیں کی جائیں جو practically possible ہیں۔ قانون کہتا کیا ہے، یہ قانون یہ کہتا ہے جہاں پر سرکاری یا غیر سرکاری establishment میں جو female employees ہیں جن کی تعداد 70 سے زائد ہو انہیں Day Care Centre provide کریں گے تاکہ اگر ان کے شیر خوار بچے ہیں، چھوٹے بچے یا toddlers ہیں تو ان کے لیے وہ سہولت فراہم ہو سکے۔ اس سلسلے میں قانون بننے کے بعد rules making is the other step. Rules کا ایک مسودہ آیا تھا اس میں کچھ defects تھے وہ واپس بھیج دیا گیا، دوبارہ ICT کو اس بات کے لیے پابند کیا گیا کہ آپ Rules and Regulations بنا کر بھیجیں۔ اس میں Federal Government کی منشا شامل ہوتی ہے، Rules تقریباً finalized ہیں، ان شاءاللہ العزیز once Rules are finalized, اس کے بعد یہ لاگو کریں گے اور جو establishments اس سے روگردانی کرتی ہیں تو under section 8 of the Act کے تحت انہیں fine یا جو بھی action ہے وہ ان کے خلاف لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر قراۃالعین مری صاحبہ۔

Senator Qurat-Ul-Ain Marri: Do you have a timeframe for when the rules will be finalized?

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: مجھے جو بتایا گیا ہے کہ different stakeholders ہیں، ظاہر ہے جنہوں نے وہ establish کرنے ہیں ان سب کو بھی وہ وہاں پر بلاتے ہیں اور دوبارہ وہ defects دور کرنے کے لیے public hearings بھی دی جا رہی ہیں، I hope کہ چھ ماہ میں rules کا معاملہ ان شاءاللہ حل کر لیا جائے گا۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان صاحبہ۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: بہت شکریہ جناب چیئرمین! آپ کی خدمت میں ایک شعر عرض ہے:

تندیِ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

جناب آپ نے بہت تحمل کا مظاہرہ کیا اور آپ کی ruling بہت نرم تھی۔

جناب قائم مقام چیئرمین: میری تربیت ہی ایسی ہے کہ برداشت کرنا۔۔۔

سینیٹر انوشہ رحمان احمد خان: آپ اپنی powers کا استعمال کر لیتے تو آپ کو کوئی ممانعت نہ تھی۔ عرفی شیرازی نے ایک شعر کہا ہے کہ:

عرفی تو می اندیش ز غوغائے رقیباں
آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

آپ کے سامنے آج جو ماحول بنا ہوا ہے اس بابت یہ دونوں اشعار آپ کے لیے خاص طور پر ہیں، امید ہے انہوں نے سن لیے ہوں گے۔ میں ضمنی سوال کی طرف آتی ہوں اور معزز وزیر صاحب سے میرا سوال ہے کہ آپ نے قانون میں 70 ملازمین کے حوالے سے legislate کیا ہے کہ public and private sector enterprise میں اگر ستر ملازم کام کریں گے تو پھر ایک Day Care Centre بنے گا۔ ہم نے پنجاب میں جو پالیسی بنائی تھی وہ یہ تھی کہ جس ادارے میں پانچ خواتین کام کریں گی وہاں پر ایک Day Care Centre موجود ہوگا تو 70 کا نمبر تو بہت بڑا ہے۔ بہت سے ایسے ادارے ہیں جہاں پر پانچ، سات یا دس خواتین کام کرتی ہیں اور وہ اپنے بچوں کو ساتھ

لے کر آنا چاہتی ہیں تو کیا معزز وزیر صاحب اس بابت اس قانون میں کوئی خاص ترمیم کرنے کا سوچیں گے جو کہ صرف خواتین کے حوالے سے ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: وزیر اعظم پاکستان نے جب اس مرتبہ وزارت اعظمیٰ کا منصب سنبھالا تو 8 مارچ کو خواتین کا جو عالمی دن ہے اس کے موقع پر انہوں نے مختلف اداروں کے لیے مختلف اہداف مقرر کیے جو ان اداروں کے حوالے کیے۔ ان اہداف میں خواتین کے حقوق اور ان کی بہتری کے لیے بہت ساری چیزیں تھیں جن کے بارے میں آپ نے توجہ مبذول کرائی ہے کہ خواتین کو work place پر بہتر سہولیات فراہم کی جائیں۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہیں کہ جن اقوام میں پچاس فیصد آبادی خواتین کی ہے۔ دنیا بھر میں یہ تناسب کہیں 47 فیصد ہے اور کہیں 52 فیصد ہے۔ جب تک مرد اور خواتین دونوں مل کر معیشت کا پہیہ نہیں چلاتے اور امور حکومت انجام نہیں دیتے وہ قومیں ترقی نہیں کرتیں۔ آپ نے یہی دیکھا ہے کہ وہ اقوام جن کی خواتین پیچھے بیٹھی ہیں اور روزمرہ کے کاموں میں حصہ نہیں لیتی تو وہ اس race میں پیچھے رہ جاتی ہیں۔ پانچ کا نمبر بھی شاید بہت ہی lower side پر ہے۔ مجھے یاد ہے کہ یہ Act, 2023 میں پاس ہوا تھا۔ اس وقت ہم اس ایوان میں موجود تھے۔ یہ اس وقت بڑی بحث کے بعد 70 نمبر پر ہم نے پاس کیا تھا تاکہ پھر اس سے متعلق proper centers قائم ہو جائیں اور جو ان کا effect ہے اس کے ثمرات پوری طرح وہاں پر پہنچ جائیں۔ تو اس background میں یہ نمبر ہیں بہرکیف کوئی قانون ساقط نہیں ہوتا ایک living document ہوتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس میں کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اللہ کرے ایک مرتبہ ہم Day Care Center establish کرنے کی طرف چل پڑے۔ پہلے phase کے بعد دوسرے phase میں دیکھا جا سکتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اگلا سوال ہے نمبر 26 سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

*Question No. 26 **Senator Danesh Kumar**: Will the Minister for Railways be pleased to state whether it is a fact that some railway crossings across the country are without Pathak and others with unmanned Pathak, if so,

the details of such railway crossings along with reasons for not constructing Pathak and deploying men?

Minister for Railways: There are two types of railway level crossings.

i. Manned Level Crossings (with Pahtak/ Gate leaves operated by Gate Keeper).

ii. Un-manned Level Crossings (without Phatak/ Gate Leaves or Gate Keeper).

There are 2,777 level crossings over the Railway network, out of which 1,416 are un-manned and 1,361 are manned.

Financing for conversion of un-manned level crossing into manned level crossing is the responsibility of the road owning authorities of provinces and districts as per Section 12 of Railways Act-1890.

Keeping in view the safety of general public, 550 most vulnerable un-manned level crossings have been earmarked, to be upgraded into manned level crossing under sponsorship of the provincial governments.

So far 175 un-manned level crossings have been up-graded up till now and the provincial governments are constantly being pursued for the sponsorship of converting remaining unmanned level crossings into manned level crossings.

In terms of Railway level crossing policy (2019), the construction of new un-manned level crossings across the railway network has been banned to mitigate safety risks to general public.

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر دنیش کمار: بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! پہلے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے کل والے واقعہ پر معذرت کی ہے اور میری اپوزیشن سے بھی درخواست ہے کہ جب معذرت ہو گئی ہے تو آپ آکر تشریف رکھیں تاکہ اجلاس کا ماحول خراب نہ ہو۔

منسٹر صاحب! اس شور شرابے کے ماحول میں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی اہم سوال تھا۔ آپ دیکھیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ سوال پوچھیں۔ ایوان کو تو Rules کے مطابق چلانا ہے۔

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ ملک بھر میں بعض ریلوے کراسنگ بغیر پھاٹک کے ہیں اور بعض پر عملہ بھی تعینات نہیں ہے۔ اس کی تفصیلات کیا ہیں؟ جواب میں تفصیلات نہیں ہے بلکہ انہوں نے صرف figures دیے ہیں۔ منسٹر صاحب! آپ دیکھیں کہ میرے سوال کا مکمل جواب نہیں دیا گیا ہے۔ جو تفصیلات میں مانگ رہا تھا کہ کہاں کہاں پر ریلوے کراسنگ موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف figures دیے ہیں۔ جناب چیئرمین! میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس سوال کو defer کر دیں یا اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ وہ ہمیں صحیح تفصیلات بتادیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر زیر نگرانی 1361 پھاٹک موجود ہیں یا 1416 پر نگرانی نہیں ہے تو یہ بہت بڑی تعداد ہے۔ جس طرح آپ نے اس جواب میں لکھا ہے کہ یہ ریلوے ایکٹ 1890 کی دفعہ 12 میں درج ہے کہ یہ صوبوں اور اضلاع کی متعلقہ سڑکوں کے مالکانہ اداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ بغیر نگرانی لیول کراسنگز کو زیر نگرانی لیول کراسنگز میں تبدیل کرنے کے لیے درکار مالی وسائل کی فراہمی کریں۔ ان اداروں کی نشان دہی کی جائے کہ کن اداروں نے ابھی تک عمل درآمد نہیں کیا۔ جناب چیئرمین! آپ مہربانی فرما کر اس سوال کو کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ وہاں پر ہمیں تفصیلات فراہم کی جائیں۔ بس میں یہی چاہتا ہوں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! جیسا کہ سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ 550 ریلوے کراسنگ اب تک unmanned ہیں جن کو consider کیا گیا ہے کہ یہاں پر لوگوں کو تحفظ دینے کے لیے زیر نگرانی لیول کراسنگز میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس کا بہتر حل نکالنے کے لیے

صوبائی حکومتوں کو onboard کیا گیا اور ان سے یہ کہا گیا کہ آپ ان کے لیے staff کی provision and logistic provide کریں۔ صوبائی حکومتوں نے یہ بیڑا اٹھایا اور ان میں سے اب تک 175 convert ہو چکے ہیں اور باقی بھی ان شاءاللہ ہو جائیں گے۔ دنیش کمار صاحب! آپ کے سوال کا مکمل جواب دیا گیا ہے۔ جب ہر چیز کمیٹی کو جاتی ہے تو کمیٹیوں کے پاس بھی پہلے سے workload ہے۔ میں آپ سے یہ استدعا کروں گا کہ پاکستان ریلوے کے افسران آئے ہوئے ہیں میں آپ کی میٹنگ ان سے کرا دیتا ہوں۔ وہ آپ کو تفصیلاً ان سے آگاہ کریں گے۔ اس کے بعد بھی اگر آپ کی کوئی تشنگی رہی تو آپ دوبارہ یہ سوال پوچھ سکتے ہیں۔ ہم اس کو کمیٹی میں بھی زیر بحث لائیں گے۔ بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر شہادت اعوان صاحب۔ دنیش صاحب! اس کے بعد آپ کو وقت دیں گے۔ جی، بات کریں۔

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ریلوے نیٹ ورک میں مجموعی طور پر 2,777 لیول کراسنگز موجود ہیں، جن میں سے 1416 بغیر نگرانی کے موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ پھاٹک بند کرنے کے لیے پاکستان ریلوے نے کوئی آدمی بھی نہیں رکھا ہے اور جس کی وجہ سے آئے روز لوگ حادثات کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اگلی لائن میں انہوں نے یہ لکھا ہے کہ اب پاکستان ریلوے اپنی کوشش کر رہا ہے کہ وہاں پر 1416 پھاٹکوں میں سے 550 پھاٹکوں پر اپنے آدمی رکھیں۔ پھر بھی 900 پھاٹک ایسے رہیں گے جو کہ unmanned ہوں گے۔

پہلی بات یہ ہے کہ منسٹر صاحب سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں پر ہونے والے حادثات کی ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہوگی یا پاکستان ریلوے کے افسران کی ہوگی؟ اس کے علاوہ جہاں پر آپ نے آدمی رکھے ہوئے ہیں کیا وہ پاکستان ریلوے کے ملازمین ہیں یا private لوگ ان پھاٹکوں پر تنخواہ لے رہے ہیں اور آئے دن لوگ ریلوے حادثات کے شکار ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! اس سوال کو کمیٹی میں جانے دیں تاکہ وہاں اس پر بحث ہو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی، منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سوال کا جواب بڑی تفصیل کے ساتھ دیا گیا ہے۔ میں پھر explain کر دیتا ہوں۔ جہاں پر ریلوے کے پھاٹک نصب کیے گئے یعنی گیٹ لگائے گئے ہیں۔ وہاں پر یہ پھاٹک manned ہوتے ہیں۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ دروازہ بھی نصب ہو اور اس کو operate کرنے والا نہ ہو لیکن یہ جو 2,777 کی category ہے یہ level crossing ہیں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: میں آپ کو پورا جواب دے کر جاؤں گا۔ جی، بتائیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ پھاٹک زیادہ تر وہاں پر ہیں جہاں پر ٹرین تو شاذو نادر گزرتی ہے اور traffic کا flow بھی بالکل کم ہے۔ وہاں پر financially viable نہیں ہے تو اس لیے ریلوے پھاٹک وہاں پر نصب نہیں کیا گیا ہے۔ اگر ویسے بھی دیکھا جائے تو پوری دنیا میں Railway track open ہوتے ہیں اور fence نہیں ہوتے۔ ریلوے ٹریک کو cross کرنے کی ذمہ داری pedestrian پر یا جو گاڑی چلا رہا ہوتا ہے اس پر ہوتی ہے۔ یہاں پر جو بھی level crossings ہیں وہاں پر بورڈ نصب ہیں کہ آپ دائیں اور بائیں دیکھیں اور احتیاط کے ساتھ گزریں۔ کچھ معاملات ہیں جو کہ ہمیں بحیثیت قوم، شہری ذمہ داریاں بھی نبھانی ہیں۔

یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر ایک یا دو کلومیٹر پر بندے بٹھا دیے جائیں۔ اس لیے اس معاملے کو بڑی سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ پونے دو سو پر اسٹاف مقرر کر دیا گیا ہے، باقی بھی آئے گا۔ بات پوچھی گئی کہ اسٹاف کون سا ہے؟ اسٹاف، پاکستان ریلوے کا ہی ہے۔ ان کی تنخواہیں، صوبائی حکومتیں share کرتی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں عرض کروں گا کہ میرے دوستوں نے سینیٹ کے ماحول کو مزید خوبصورت بنانے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ مجھے ایک بات کی خوشی ہے کہ پہلے وزیر اعظم پاکستان نے انہیں 'اُو، اُو' سکھایا تھا، آپ کی مہربانی سے اب یہ 'واؤ، واؤ' پر بھی آ گئے ہیں، اس کے آگے مجھے نہیں پتا کیا ہونا ہے۔ اب میرے خیال میں جنگلی حیات کی چند اور آوازیں ہیں جو شاید میرے دوست پسند کریں۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہمیں اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے اور ہمارے لیے یہ ایک بہت بڑا شرف ہے۔ بہرکیف، یہ ہماری اپنی choice ہے ہم کیسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اگلے سوال کے لیے میں درخواست کروں گا۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آپ اگر تھک گئے ہیں تو اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔ سانس لے لیں۔ بس آپ نے گھبرانا نہیں ہے۔ جی دنیش صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: چیئرمین صاحب! میں آپ سے request کر رہا ہوں کہ میں نے آپ سے تفصیلات مانگی تھیں جو کہ نہیں آئی ہیں۔ میرے قابل احترام جناب تارڑ صاحب! میں نے تفصیلات مانگی تھیں کہ کون کون سی جگہوں پر پھاٹک نہیں ہیں۔ اس لیے میری آپ سے request یہ ہے ایک تو مجھے یہ بتایا جائے کہ اتنی بڑی تعداد میں کن کن areas میں اور کہاں کہاں پھاٹک نہیں ہیں۔ اس جواب سے تو میرے سوال کا مقصد ہی فوت ہو رہا ہے۔ آپ سے اسی لیے میں عرض کر رہا ہوں کہ details بتائی جائیں۔ یہ detail تو نہیں کہ 1300 پر نہیں ہیں، 1400 پر ہیں۔ میں نے تمام تفصیل مانگی ہے۔ اگر صوبائی حکومت کی ذمہ داری ہے تو ہم ان پر pressure ڈال سکیں کیونکہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے۔ تارڑ صاحب! میں آپ کو ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ جب PTI کی حکومت تھی، آپ لوگ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے تھے تو یہی question آیا تھا اور آپ لوگوں نے ہی کہا تھا کہ انسانی جانیں ضائع ہو رہی ہیں، پھاٹک نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب جب میں سوال کر رہا ہوں تو یہاں پر چیزیں ہی change ہو رہی ہیں۔

دوسری بات، آپ کہتے ہیں کہ اسٹینڈنگ کمیٹی میں اور بھی بہت کام ہیں۔ مجھے بتائیں کہ اگر میرا point ریلوے کی اسٹینڈنگ کمیٹی میں جائے گا تو کیا اس پر الگ خرچہ آئے گا یا کوئی اور چیز آئے گی۔ اگر یہ جواب ٹھیک دے دیتے تو میری تشنگی ہو جاتی۔ آپ مہربانی فرما کر اس سوال کو اگلے اجلاس کے لیے defer کر دیں کہ مجھے تفصیلات دی جائیں۔ بس اتنی معمولی سی بات ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعظم صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: دوسری تجویز مناسب ہے۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ اس سوال کو supplement کر دیں۔ اس کے answer کا جو حصہ دنیش کمار صاحب مانگنا چاہ رہے تھے اور جو لفظوں کی تشریح کے چکر میں وہ سمجھ نہیں پائے، وہ تفصیل جمع کروا دیں گے۔ آپ کو پارلیمانی روایات کا خود بخوبی اندازہ ہے کہ اگر ہر معاملہ کمیٹی میں ہی جانا ہے تو پھر وقفہ سوالات لینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ جو ہم یہاں پر تمام تفصیلات فراہم کرتے ہیں، جو اراکین کو بلکہ پورے ایوان کو جو ایک

موقع ملتا ہے کہ اس پر اپنے ضمنی سوالات کر سکیں اور ایک public domain میں ساری debate ہو تاکہ محکموں کی جو progress ہے، جو کارکردگی ہے، وہ عوام تک پہنچے۔ کمیٹی کی working میں وہ چیزیں اس طرح سے نہیں جاتیں۔آپ کے سوال کا دوسرا حصہ جائز ہے۔ میں متعلقہ محکمے کو ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اس کو supplement کر دے۔ This question may be retaken in the coming session. یہ اگلے rota day پر آجائے گا اور جو انہوں نے کہا ہے کہ 175 نکال کر جو باقی رہ گئے ہیں، ان کی تفصیل دے دیں، وہ اپنے سسٹم سے نکال کر دے دیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اس سوال کو defer کیا جاتا ہے۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

*Question No. 27 **Senator Danesh Kumar**: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is a fact that inquiries on incidents of collapse and damages of Bhara Kahu Fly over have been conducted, if so, the details thereof, indicating also the action taken against the contractor, consultant and Government functionaries involved in negligence?

Syed Mohsin Raza Naqvi: Two incidents occurred at the project site during the execution of work. As per initial findings:

(1) The first incident was caused by the impact of an oversized load-carrying vehicle on the shuttering of Transom - 10.

(2) The second incident resulted from a lateral jerk of the 5th girder, leading to the tilting of the girders.

It is important to note that adequate safety arrangements were in place at the time of both incidents. Furthermore, initial examination established that these incidents were not due to any deficiencies in the quality of materials or workmanship.

Following the incidents, the Honourable Prime Minister constituted an Inquiry Commission, led by Mr. Shahid Khan, former Secretary for Ministry of Interior, to investigate the collapse of the shuttering and girders. However, the Capital Development Authority (CDA) has not been officially informed of the outcome of the inquiry. CDA will take appropriate action once the findings are communicated.

A copy of the notification regarding the inquiry commission is enclosed for reference.

سینیٹر دنیش کمار: جناب! مجھے حیرانی ہو رہی ہے۔ یہاں پر اگر وزیر داخلہ ہوتے تو اور بات تھی، آپ ہمارے colleague ہیں، ہم آپ سے بحث بھی نہیں کر سکتے، ہمارے استادِ محترم بھی ہیں۔ اپوزیشن اراکین! آپ لوگ بھی سن رہے ہیں، یہ ایک بہت اہم موضوع ہے۔ بارہ کہو میں جو ایک پل بن رہا تھا تو وہاں پر ناقص تعمیرات کی وجہ سے شٹرنگ گر گئی تھی۔ یہاں کہا جا رہا ہے کہ ہم نے جو ابتدائی تحقیقات کی ہیں، اس میں کوئی ناقص تعمیرات نہیں تھیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے ارباب اختیار اُس ٹھیکیدار کے ساتھ ملے ہوئے تھے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اللہ کے واسطے! چپ ہو جاؤ، اس ملک کو چلنے دو، ان ایوانوں کو چلنے دو۔ آپ لوگوں کی جس قسم کی ٹریننگ ہوئی ہے، اسی طریقے سے چل رہے ہیں۔ تھک گئے ہیں تو مہربانی فرما کر اپنی سیٹوں پر بیٹھ جائیں۔

سینیٹر دنیش کمار: منسٹر صاحب سے question یہ ہے کہ اس کے لیے ایک انکوائری کمیٹی conduct کی گئی ہے، اس انکوائری کمیٹی کو کب کام assign کیا گیا ہے اور کتنا عرصہ ہوا ہے؟ ابھی تک اس کی رپورٹ کیوں نہیں آئی؟ اس کی وجوہات مجھے بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعظم صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: مجھے یاد پڑتا ہے، میں اس وقت کابینہ کی ایک ذیلی کمیٹی میں تھا، وزیر اعظم صاحب نے اس پر انکوائری کی ہدایت کی اور سابق سیکرٹری داخلہ جو کہ چیئرمین سی۔ڈی۔اے بھی رہے، جناب شاہد خان صاحب، بڑے نیک نام افسر ہیں، انہیں انکوائری order کی۔ انکوائری

رپورٹ complete کرکے وزیر اعظم آفس کو ارسال کردی گئی۔ اسی کی روشنی میں اسے closure دیا گیا۔ جہاں تک تعلق ہے گرنے کا تو اس کا جو ایک pillar تھا، اس کو کھڑا کیا جارہا تھا جس دوران وہ collapse ہوا۔ دوسرا، ایک heavy load dumper تھا، ٹریفک بند کی جاتی تھی لیکن رات گئے کھولی جاتی تھی تو کسی ڈرائیور کی بے احتیاطی کی وجہ سے وہ ابھی تازہ تعمیر ہوا تھا تو ٹرک اس سے hit ہوا جس کی وجہ سے collapse ہوا۔ اس میں جو مالی نقصان ہوتا ہے، وہ ٹھیکیدار نے پورا کرنا ہوتا ہے۔ یہ ایک clause ہوتی ہے۔ وہ NLC کے ٹھیکیدار کے ذمے ہی ہے۔ ابھی بھی NLC کی 1.87 ارب یعنی تقریباً 187 کروڑ کی payment outstanding ہے۔ دو سال کا جو performance کا period ہوتا ہے، وہ بھی اس میں ابھی موجود ہے۔ لہٰذا، کسی قسم کا مالی نقصان نہیں ہوا۔ وہ سارا کچھ repair کردیا گیا تھا۔ اتنے بڑے projects میں کئی مرتبہ اس طرح کی چیزیں آتی ہیں لیکن یہ ذمہ داری ٹھیکیدار کی ہوتی ہے۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: شبلی صاحب! ماشاءاللہ، آپ کی اپوزیشن نے آپ کا کیا حال کردیا۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

سینیٹر دنیش کمار: اس حوالے سے میرا ایک supplementary بھی ہے۔ میں نے آپ سے پوچھا کہ وزیر اعظم صاحب نے انکوائری کب order کی؟ بہت اچھا کام کیا کہ انکوائری order کی اور ایک نیک نام افسر کو دی۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ انکوائری کب conduct کی گئی ہے اور ابھی تک اس کی رپورٹ نہ آنے کی وجوہات کیا ہیں۔ اس میں کتنا عرصہ گزر گیا ہے؟ مہربانی کرکے مجھے بتائیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی اعظم صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سوال چونکہ Islamabad Capital Administration سے کیا گیا تھا، انہوں نے آپ کا سوال وصول ہونے کے بعد انکوائری کی further تفصیلات کے لیے وزیر اعظم ہاؤس کو خط بھیجا۔ انہوں نے ابھی تک انہیں reply back نہیں کیا۔ میرے پاس جو اپنی اطلاع ہے، میں نے اس کی basis پر یہ سارا جواب دیا ہے اور میرے خیال میں یہ خاطر خواہ جواب ہے۔ اس کے علاوہ اگر آپ کو کوئی further معلومات

چاہییں یا انکوائری کی کاپی درکار ہو تو اس کے لیے آپ لکھ کر دے دیں۔ آپ کے ساتھ وہ بھی share کردیا جائے گا۔ عام طور پر جو انکوائری رپورٹس ہوتی ہیں، وہ subject to approval by the competent authority, public ہوتی ہیں۔ سرکاری امور کے معاملات میں ان چیزوں کو public نہیں کیا جاتا۔ آپ اگر پھر بھی کہیں گے تو لکھ کر دے دیں، ان شاء اللہ العزیز، آپ کے ساتھ share کرلیا جائے گا۔ میں نے جو پہلی بات کی ہے کہ اتنے بڑے project میں اس طرح کے حادثات دنیا بھر میں ہوتے ہیں۔ کنٹریکٹ کے مطابق یہ ذمہ داری ٹھیکیدار کی تھی جو کہ NLC کے پاس یہ ٹھیکہ تھا۔ انہوں نے وہ درستی کردی تھی۔ ابھی بھی دو سال کا time دیکھا جائے گا، اس کے بعد ان کی performance guarantee release کی جائے گی۔ بہت شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: جی ناصر بٹ صاحب۔

سینیٹر ناصر محمود: جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب! آپ کی مہربانی اور شکریہ۔ آپ نے ان کو جس کام پر لگا دیا ہے، آہستہ آہستہ ان شاءاللہ، ساری پی۔ٹی۔آئی 'ہاؤ ہاؤ' کرتی رہے گی۔ ان کو عزت راس نہیں ہے۔ ان کو چاہیے کہ اپوزیشن کا کردار ادا کریں اور ادھر آکر بیٹھیں۔ آپ کا ایک مرتبہ پھر شکریہ کہ جس کام پر آپ نے ان کو لگایا ہے، بالکل ٹھیک ہے، یہ اسی کام کے لیے ہیں۔ ان کو چاہیے کہ اپوزیشن کا کردار ادا کریں، یہاں بیٹھیں، کوئی question answer ہوتا ہے تو اس کا جواب دیں۔ ان کا رویہ یہی ہے۔ ان کو چاہیے کہ مروت کو عزت دیں۔ وہ بے چارہ اپنی عزت ڈھونڈ رہا ہے، کہتا ہے کہ 'مجھے کیوں نکالا'۔ مروت کو عزت دو۔ فواد چوہدری نے شعیب شاہین کو مارا۔ وہ پوچھتے ہیں کہ مجھے کیوں مارا۔ مروت اور شعیب شاہین کو عزت دو۔ فواد چوہدری نے گھونسے مارے ہیں اور پیچھے گرایا ہے، اسے عزت دو۔

جناب قائم مقام چیئرمین: اپوزیشن اراکین سے میں یہ کہوں گا کہ ذرا سانس لے لیں اور دوبارہ آجائیں۔

سینیٹر ناصر محمود: انہیں پانی پلائیں کیونکہ آوازیں لگا، لگا کر بیچارے خاموش ہو گئے ہیں۔

(اپوزیشن اراکین ڈائس کے سامنے احتجاج کرتے رہے)

جناب قائم مقام چیئرمین: میری اپوزیشن لیڈر سینیٹر شبلی فراز اور سینیٹر محسن عزیز جو ایک سنجیدہ اور معزز ممبر ہیں، ان سے گزارش ہے کہ انہیں اپنی نشتوں پر کھڑا کرکے احتجاج کروائیں۔ سینیٹر ناصر محمود صاحب! براہ مہربانی مختصر بات کریں۔

سینیٹر ناصر محمود: جناب! آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے انہیں نامناسب آوازیں نکالنے پر مجبور کیا ہے۔ ایسا کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ یہ جو آوازیں نکال رہے ہیں، یہ اس سے اپنی اصلیت بتا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر صاحب آپ کا شکریہ۔ جی سینیٹر بلال احمد خان۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر بلال احمد خان: شکریہ، جناب چیئرمین! میں سینیٹر دنیش کمار صاحب کے سوال پر یہ ضمنی سوال کرنا چاہوں گا کہ بہارہ کہو بائی پاس پل کے جو beams and columns damage ہوئے ہیں، یہ ایک الگ بات ہے لیکن جس consultant firm نے اسے design کیا تھا اور جو ٹھیکیدار اُسے بنا رہا تھا، ایک سال ہونے کے باوجود اس روڈ کی حالت خراب ہو چکی ہے۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر صاحب! براہ مہربانی مختصر بات کریں۔

سینیٹر بلال احمد خان: جناب! اس کی حالت کی خرابی consultant firm پر آتی ہے یا ٹھیکیدار پر آتی ہے جس نے یہ کام کیا ہے۔ اگر یہ consultant firm پر آتی ہے جس نے کام کے دوران ان تمام چیزوں کو look after نہیں کیا یا اس کا standard نہیں دیکھا تو اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوا اور اگر یہ ٹھیکیدار پر آتا ہے تو اس سے کیا معاملہ ہوا ہے۔ ان میں سے کون ذمہ دار ہے اور کس کے خلاف کیا انکوائری ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! میں نے جیسے پہلے عرض کیا کہ بالکل اس کی انکوائری ہوئی ہے۔ ایک حادثہ ہوا جس میں ایک heavy load dumper کے ٹکرانے سے اس کا ایک column collapse ہوا اور وہ اس وقت launching stage پر تھا۔ ٹھیکیدار نے اسے درست کیا کیونکہ project کے damage clause میں یہ چیز شامل ہوتی ہے۔ جہاں تک

اس بات کا تعلق ہے کہ اس حادثے کے بعد بھی کوئی چیز ہوئی تو بالکل ہوئی۔Compaction کے حوالے سے مسائل آئے۔ میں نے اسی وجہ سے کہا کہ پونے دو ارب روپے سے زائد کی payment رکی ہوئی ہے اور performance guarantee کی مد میں بھی پیسے release نہیں کیے گئے ہیں۔ کچھ چیزیں درست کی جارہی ہیں لیکن project functional ہے۔ میں اس سے خود مستفید ہوتا ہوں کیونکہ میرا وہاں آنا، جانا رہتا ہے۔ہزاروں مسافر اور خاص طور پر وہ مسافر جو آزاد جموں وکشمیر اور گلیات کی طرف جاتے ہیں، اس project سے انہیں بے پناہ فائدہ ہوا ہے، وقت کی بچت ہوئی ہے اور ان کا سفر آسان ہوا ہے۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ اس پر کوئی سنگین قسم کا ایکشن لیا جائے۔ جو انکوائری کی recommendations تھیں،ان کے مطابق consultant or contractor سے اس کام کی درستی کروائی گئی ہے، شکریہ۔

(اپوزیشن اراکین ڈائس کے سامنے احتجاج کرتے رہے)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان۔

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: میں آپ کی اور آپ کے توسط سے ایوان کی توجہ ایک بات کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ ایک شخص نے ۔۔۔۔ان کا کام یہی ہے۔ ان پر کان نہ دھریں۔ ایک شخص نے CDA سے dubious and fraud کے ذریعے اپنے نام اربوں روپے کے 22 پلاٹ allot کروائے ہیں۔۔۔

(اپوزیشن اراکین ڈائس کے سامنے احتجاج کرتے رہے)

(اس موقع پر ایوان میں اذان ظہر سنائی دی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: اپوزیشن اراکین سے یہ گزارش ہے کہ اذان ہو رہی ہے۔ جا کر وضو کی تیاری کریں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: آج میں آپ کو بتا کر جاؤں گا کہ میں Acting Chairman ہوں یا Deputy Chairman ہوں۔

(مداخلت)

جناب قائم مقام چیئرمین: اذان کے تقدس کا خیال رکھیں۔

(اپوزیشن اراکین نے اذان ظہر کے بعد دوبارہ احتجاج کرنا شروع کیا)

جناب قائم مقام چیئرمین: جی سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان۔آپ نے کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: جناب! زاہد گشکوری نامی ایک صحافی نے انکشاف کیا ہے کہ ایک شخص نے مختلف ناموں سے fraud کے ذریعے CDA سے 22 پلاٹ حاصل کیے ہیں۔ اگر اسلام آباد میں Ministry of Interior and CDA کے یہ حالات ہیں تو آپ سوچ لیجیے کہ باقی جگہوں پر کیا ہوگا۔آپ سے گزارش ہے کہ اسے قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کو بھیج دیں۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ملک میں پانی کی شدید کمی ہے اور خدانخواستہ اس دفعہ ہم بوند، بوند کے لئے ترسیں گے۔آپ سے درخواست ہے کہ یہاں نماز استسقا کا بندوبست کروائیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔آپ lead کریں اور کم از کم پارلیمنٹ کے احاطے میں نماز استسقا کا بندوبست کرائیں۔ اسی طرح حکومت بھی پورے پاکستان میں نماز استسقا کا بندوبست کروائے، شکریہ۔

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان نے ابھی جو مسائل اٹھائے ہیں، میری سیکرٹریٹ کو ہدایت ہے کہ ان پر فوری عمل کیا جائے۔ سینیٹر شہادت اعوان کے سوالات نمبر 29 اور 30 کو مؤخر کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 31۔ سینیٹر رانا محمود الحسن صاحب بھی موجود نہیں ہیں۔ اسے بھی مؤخر کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 32۔ سینیٹر فوزیہ ارشد بھی موجود نہیں ہیں۔اسے بھی مؤخر کیا جاتا ہے۔ان حالات میں وقفہ سوالات کو مؤخر کیا جاتا ہے۔

*Question No. 28 **Senator Danesh Kumar:** Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state whether it is fact that few Pakistanis were arrested on arrival at Foreign airports with fake documents and smuggled items, if so, details of such cases during the last 3 years, indicating actions taken against Government functionaries responsible for their clearance at Pakistan's airports?

Syed Mohsin Raza Naqvi:

Airports	2022	2023	2024	Actions Taken Against FIA officials
JIAP, Karachi	01	12	--	06 officials have been awarded punishments after departmental enquiry
BKIAP, Peshawar	02	--	--	An employee of Qatar Airways was arrested. Moreover, no FIA official was involved to facilitate the passenger
QIAP, Quetta	--	02	--	05 FIA officials were blacklisted for further posting at any immigration check post for a period of 02 year
IIAP, Islamabad	05	07	02	01 FIR has been registered against FIA officials
AIIAP, Lahore	05	02	--	02 officials have been blacklisted for further posting at any immigration check post 01 official has been dismissed from Service 01 officials has been awarded punishment i.e with-holding of promotion for the period for one year also blacklisted for further posting at any immigration check post
SIAP, Sialkot	--	--	02	01 FIR has been registered against FIA official.

UN-STARRED QUESTION AND ITS REPLY

(Def.) Question No. 3 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior and Narcotics Control be pleased to state violation wise details of total traffic challans (number, amount etc.,) on Sri Nagar Highway (G-7 to G-15) and Kashmir Chowk till F-10 round about from January till June, 2024?

Syed Mohsin Raza Naqvi: Islamabad Traffic Police is authorized to issue Traffic Violation Tickets U/S 116-A

read with 12th Schedule of Motor Vehicle Ordinance, 1965. Detail of Traffic Violation Tickets on Sirinagar Highway, Kashmir Chowk and F-10 Roundabout are as under:-

S. #	Major Violations	Sirinagar Highway	Kashmir Chowk	F-10 Roundabout
1.	Careless Driving	1349	140	423
2.	Without Helmet	2695	570	918
3.	Lane Violations	1818	330	190
4.	Seat Belt	907	300	978
5.	Mobile Phone	337	84	171
6.	Wrong Parking/Obstructing Traffic	3558	1068	1357
7.	Un-patterned/without No. Plate	2582	342	1185
8.	Tinted Glasses	1106	234	581
9.	Others	16954	2993	6235
Total Challans		31306	6061	12038
Total Fine (Rs0		26,889,700/-	5,762,000/-	10,760,000/-

Question No. 3 **Senator Hidayatullah Khan:** Will the Minister of Interior and Narcotics Control be pleased to state the total sanctioned strength of the Federal Prosecution Office indicating post wise the pay, allowances and any other perks admissible to them?

Syed Mohsin Raza Naqvi: Pursuant to Section 5(1) of Federal Prosecutor Act, 2023, the Federal Government has appointed Mr. Ghulam Sawar Nihung as Federal Prosecutor General on 28-05-2024 **(Annex-I).** The pay, allowances and any other perks are being paid in accordance with Federal Prosecutor General (Terms and Conditions of Service) Rules, 2024 as per Special Professional Pay Scale-I (SPPS-I) **(Annex-II).**

In order to enhance the scope of Federal Prosecution Service across the country, the proposals are under consideration which also include finalization of Service Rules.

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE OF GAZETTE OF PAKISTAN

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF INTERIOR
******

Islamabad the 28th May 2024

NOTIFICATION

F. No. 2/48/2023-ICT-I (Pt.).- The Federal Government has been pleased to appoint Mr. Ghulam Sarwar Nihung as Federal Prosecutor General, in terms of Section 5 (1) of the Federal Prosecution Service Act, 2023, for a non-extendable term of three years.

Dr. Rai Naeem Nawaz
Section Officer (Security-II)

The Manager
Printing Corporation of Pakistan Press
Karachi

Copy to:

i. Attorney General for Pakistan, Supreme Court Building, Islamabad
ii. Registrar, Supreme Court of Pakistan, Islamabad
iii. The Secretary, Cabinet Division, Islamabad
iv. The Secretary, Establishment Division, Islamabad
v. The Secretary, Ministry of Interior, Islamabad
vi. The Secretary, Ministry of Law and Justice, Islamabad
vii. Registrar, Islamabad High Court, Islamabad
viii. Chief Commissioner, ICT, Islamabad
ix. Officer concerned

TO BE PUBLISHED IN THE NEXT ISSUE OF
GAZETTE OF PAKISTAN EXTRA ORDINARY PART -II

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTRY OF INTERIOR
******

NOTIFICATION

Islamabad, the 6th December, 2024.

S.R.O (I)/2024._ In exercise of the powers conferred by section 22 of the Federal Prosecution Service Act, 2023 (LXV of 2023), the Federal Government is pleased to make the following rules, namely: -

1. **Short title and commencement.** _ (1) These rules shall be called the Federal Prosecutor General (Terms and Conditions of Service) Rules, 2024.

(2) These rules shall come into force at once.

2. **Pay and allowances.** _The Federal Prosecutor General, so long as he holds his office, shall be entitled to the pay, allowances and other prerequisites as are admissible to an officer of the Federal Government on his appointment in Special Professional Pay Scale-I(SPPS-I).

3. **Duties of the Federal Prosecutor General.** It shall be the duty of the Federal Prosecutor General to give advice to the Government on such constitutional or legal matters and perform such other functions of a legal character as may be referred or assigned to him by the Government.

4. **Responsibilities of the Federal Prosecutor General.** _ The Federal Prosecutor General shall not:- _

(a) engage in private practice so long as he holds the office of the Federal Prosecutor General;

(b) advise or hold briefs against the Government;

(c) advise or hold briefs in cases in which he is likely to be called upon to advise, or appear for, the Government;

(d) defend accused persons in criminal prosecutions without the prior order or permission of the Government;

(e) accept any appointment in any company, corporation, or organization, without prior permission of the Government; and

(f) make conceding statement unless so authorized by the Ministry of Interior or the head of the administrative Division or the department concerned in writing.

5. **Leave.**_ The Revised Leave Rules, 1980, shall be applicable to the Federal Prosecutor General in case of his leave except the provisions contained in rules 5(c), 8, 11, 14, 16, 17, 18,8-A, 19, 27, 33, 34, 35, 36, and 39. All leaves at the credit of the Federal Prosecutor General shall lapse on the expiry of the term of his office.

6. **Pension.** _ No pension and gratuity shall be admissible to the Federal Prosecutor General.

7. **General Provident Fund.**_ No contribution on account of General Provident Fund shall be required.

8. **Conduct and discipline.** _ Subject to the provision of these rules, in respect of efficiency, discipline and conduct of the Federal Prosecutor General, regulations and instructions applicable to civil servants of the Federal Government shall with necessary modifications apply.

9. **Residual matters.**_ In matters not covered under these rules, the rules, regulations and other instructions applicable to the civil servants or such other persons in the service of Pakistan of the same status and rank shall with necessary modifications apply.

[No 8/30/2024-S-II]

(Mubashir Hassan)
Section Officer

*Question No. 1 **Senator Hidayatullah Khan**: Will the Minister of Interior and Narcotics Control be pleased to state the details/number of the Mosques for which expenditure is borne by the Auqaf in ICT with sector wise break down?

Syed Mohsin Raza Naqvi: Auqaf Department has 89 Masajids under its administrative control in ICT. List of Masajids with Sector wise Break Down is Annexed.

@ Transferred from Ministry of Religious Affairs and Inter-Faith Harmony.

Annexure

LIST OF 89 AUQAF MANAGED MOSQUES ICT, ISLAMABAD

S.No.	SECTOR	NAME OF MOSQUE	MASLAK
SECTOR-E			
1.	E-7	Al-Furqan	Deobandi
SECTOR-F			
2	F-5	Noorani	Deobandi
3	F-5	Govt.hostel	Brelvi
4	F-5	Federal lodge	Brelvi
5	F-6/1	Farooqia	Deobandi
6	F-6/1	Ghousia	Brelvi
7	F-6/2	Al-Khizer	Brelvi
8	F-6/2	Al-Firdous	Brelvi
9	F-6/3	Madni	Deobandi
10	F-6/4	Makki	Deobandi
11	F-6/4	Imdadia	Deobandi
12	F-7/Markaz	Babul Islam	Deobandi
13	F-7/1	Sohaib Roomi	Deobandi
14	F-7/3	Farooq-e-Azam	Deobandi
15	F-7/4	Al-Kausar (Al-Badar)	Deobandi
16	F-8/Markaz	Ashrafia	Deobandi
17	F-8/1	Rehmania	Deobandi
18	F-8/2	Mujadadia	Deobandi
19	F-8/3	Khalid Bin Walid	Deobandi
20	F-10/3	Al-Huda	Brelvi
SECTOR-G			
21	G-6/1-1	Mubeen (Ghuraba)	Deobandi
22	G-6/1-2	Aula	Deobandi
23	G-6/1-3	Markazi (Lal)	Deobandi
24	G-6/1-3	Ahle-Hadith	Ahle-Hadith
25	G-6/1-4	Madina	Brelvi
26	G-6/1-4	Rehmania Aabpara	Deobandi
27	G-6/1-4	Al-Shoudha	Deobandi
28	G-6/2	Darus Salam	Deobandi

29	G-6/2	Khizra	Deobandi
30	G-6/2	Asna Ashri	Shia
31	G-6/2	Al-Kausar (P.Clinic)	Deobandi
32	G-6/2	Ibrahim	Deobandi
33	G-6/2	Toor	Deobandi
34	G-6/3	Bilal	Deobandi
35	G-6/4	Taqwa	Deobandi
36	G-6/4	Qutab Shaheed	Brelvi
37	G-7/Markaz	Al-Raza	Brelvi
38	G-7/1	Al-Noor	Brelvi
39	G-7/1	Al-Murtaza	Brelvi
40	G-7/1	Saad Bin Abi Waqas	Deobandi
41	G-7/1	Fire Brigade	Brelvi
42	G-7/1	Hanfia	Deobandi
43	G-7/1	Siddiquia	Brelvi
44	G-7/2	Al-Hira	Brelvi
45	G-7/2	Allah Wali	Brelvi
46	G-7/2	Usmania	Deobandi
47	G-7/3-1	Noor Qadeemi	Deobandi
48	G-7/3-2	Al-Falah	Deobandi
49	G-7/3-2	Tayyeba	Deobandi
50	G-7/3-2	Al-Habib	Brelvi
51	G-7/3-4	Qaderia	Brelvi
52	G-7/4	Amir Moavia	Deobandi
53	G-7/4	Al-Mustafa	Brelvi
54	G-7/4	Al-Mubeen	Brelvi
55	G-7/4	Al-Mujataba	Brelvi
56	G-8/Markaz	Al-Rashid	Deobandi
57	G-8/1	Jilania	Brelvi
58	G-8/1	Al-Hilal	Brelvi
59	G-8/2	Ashra Mubashra	Deobandi
60	G-8/4	Al-Fateh	Deobandi
61	G-8/4	Al-Siddique	Brelvi

62	G9/Markaz	Zool Norain	Brelvi
63	G-9/1	Al-Mujahid	Brelvi
64	G-9/1	Hanfia	Brelvi
65	G-9/1	Taqviat-ul-Eman	Deobandi
66	G-9/2	Haideri Rizvi	Brelvi
67	G-9/2	Syed Na Ali	Brelvi
68	G-9/2	Khulfa-e-Rashdeen	Deobandi
69	G-9/2	Muhammadi	Ahle-Hadith
70	G-9/2	Imam-us-Sadiq	Shia
71	G-9/3	Baghdadi	Brelvi
72	G-9/3	Aleemia	Brelvi
73	G-9/3	Shamsul Arfeen	Brelvi
74	G-9/3	Farooq-e-Azam	Deobandi
75	G-9/4	Syed Na Hasan	Brelvi
76	G-9/4	Quba	Deobandi
77	G-9/4	Taqwa	Deobandi
SECTOR-H			
78	H-8	Grave Yard	Brelvi
SECTOR-I			
79	I-8	Ghulshan-e-Mustafa	Brelvi
80	I-8/1	Al-Rahim	Deobandi
81	I-9	Talha	Deobandi
82	I-9	Ghousia	Brelvi
83	I-10/1	Zahra	Brelvi
OTHER AREAS OF ICT			
84	N.I.H	Ghousia	Brelvi
85	Said Pur Village	Ghousia	Brelvi
86	Dhok Noor Khan	Madni	Deobandi
87	Noorpur Shahan	Hanfia	Brelvi
88	Noorpur Shahan	Shia	Shia
89	Opposite Aabpara	Masjid Fuqra Darbar Sakhi Mahmood Badshah	Brelvi

(اپوزیشن اراکین ڈائس کے سامنے احتجاج کرتے رہے)

جناب قائم مقام چیئرمین: اب ہم چھٹی کی درخواستیں لیتے ہیں۔

Leave of Absence

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر عامر ولی الدین چشتی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سید مسرور احسن صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 13فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر راحت جمالی صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 13تا18فروری کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر دوستین خان ڈومکی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 14فروری کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 13 تا17 فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 13 تا17 فروری ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب قائم مقام چیئرمین: سینیٹر سعدیہ عباسی نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 17 فروری کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیار خصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Ruling of the Chair pertaining to suspension of Senators for the current session

جناب قائم مقام چیئرمین: ہمارے ایک معزز ملک کا وفد آیا ہے،ان کے ساتھ بھی ہماری مصروفیت ہے۔ ہماری طرف سے آپ تمام معزز اراکین اس lunch میں invited ہیں۔ میں نے بحیثیت Role of the Chair سے یہ ruling دی تھی کہ میں نے بڑی وضاحت کے ساتھ ،بڑا مفصل جواب دیا کل کے واقعے کے بعد مگر وہی میری بات ہے کہ جس طرح ان کی تربیت

ہوئی ہے،انہوں نے باز نہیں آنا ہے۔ پھر انہوں نے بار بار warning کے باوجود، بار بار rules کی وضاحت کے باوجود ہم کسی کی ذاتی خواہش پر، کسی کے ذاتی ایجنڈے پر نہ rules اور نہ آئین پاکستان میں تبدیلی لا سکتے ہیں۔ ہم آئین اور قانون کے تحت چلیں گے، ہر حالات میں چلیں گے اور یہ House of the Federation اسی آئین کی وجہ سے وجود میں آیا ہے، یہ ملک اسی آئین، ان ہی rules کے مطابق چلے گا اور آئندہ بھی چلے گا۔ ان کے رویے کو دیکھتے ہوئے، تمام چیزوں کو سمجھانے کے باوجود ان کے اس رویے کو،ان نعروں کو سمجھتے ہوئے میں اس سلسلے میں Rules 13, 245 اور 246 جو مجھے بحیثیت قائم مقام چیئرمین، بحیثیت ڈپٹی چیئرمین اختیار دیتے ہیں، میں ruling دیتا ہوں کہ سینیٹر عون عباس، سینیٹر ڈاکٹر ہمایوں مہمند اور سینیٹر فلک ناز صاحبہ اس اجلاس میں شرکت نہیں کریں گے۔ میں سارجنٹ ایٹ آرمز کو ہدایت دیتا ہوں کہ ان تین اراکین کو ایوان سے باہر نکال دیں۔ جو اس ruling کے حق میں ہیں،وہ ہاں میں جواب دیں۔ جو اس ruling کی مخالفت میں ہیں،وہ نہیں میں جواب دیں۔

(The motion was carried)

جناب قائم مقام چیئرمین: ان اراکین کو اس اجلاس کی باقی نشستوں سے معطل تصور کیا جاتا ہے۔ شکریہ۔ایوان مورخہ 21 فروری 2025 بروز جمعہ صبح 10:30 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ میری سارجنٹ ایٹ آرمز سے گزارش ہے کہ ان تین اراکین کو ایوان سے باہر نکالا جائے۔

[The House was then adjourned to meet again on Friday, the 21st February, 2025, at 10:30 a.m.]